

## وقت کی قدر کیجیے

ابومصعب محمد شریف

دوسرا:۔ کھانا اور پینا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿فَامشوا فی مناکیہا وکلوا من رزقہ﴾ (الملک: ۱۵) ”تم اس کی راہوں میں چلتے پھرتے رہو، اور اللہ کی روزیاں کھاؤ۔“

- ۱۔ کھانا اور پینا حلال چیزوں سے ہونا چاہیے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿و یحل لهم الطیبات و یحرم علیہم الخبائث﴾ (الأعراف: ۵۷) ”اور رسول ﷺ پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں۔“
- ۲۔ کھانا اور پینا ضرورت کے مطابق ہونا چاہیے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿و کسلا و اشربوا و لاتسرفوا انہ لا یحب المفسرین﴾ (الأعراف: ۳۱) ”اور کھاؤ پیو اور حد سے مت نکلو بیشک وہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔“
- ۳۔ کھانا پینا حلال مال سے ہونا چاہیے۔ حرام چیزیں کھا کر بڑھا ہوا جسم جہنم کا زیادہ مستحق ہے (کل لحم و دم نبتا من سحت فالنار اولیٰ بہ)۔

تیسرا:۔ ہنسی و مذاق:

اللہ کے رسول ﷺ ہنستے بھی تھے اور مذاق بھی کرتے تھے، لیکن سچائی کے علاوہ کچھ بھی نہیں فرماتے تھے۔ اسلام میں غلط اور جھوٹی بات مذاق بھی کہنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی ایسی کوئی صورت جائز ہے جس میں جھوٹ کی ترویج اور شاعت ہو اور نہ ہی مذاق کو صرف وقت کے ضیاع کا ذریعہ بنانا جائز ہے، رسول اکرم ﷺ نے فرمایا (ویل للذی یحدث فیکذب لیضحک بہ القوم، ویل لہ، ویل لہ) (احمد، ابوداؤد، الترمذی و حسنہ الألبانی) ”ہلاکت ہے اس شخص کے لیے جو لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے، بربادی ہے اس کے لیے، ہلاکت ہے اس کے لیے“

چوتھا:۔ سیر و تفریح:

ٹورز اور زیارات جائز و مباح امور میں سے ہیں، بشرطیکہ اس دوران معصیت کا ارتکاب نہ ہو، مثلاً سگریٹ نوشی، نشہ بازی، جھوٹ، ڈھول ڈھمکے اور گانے وغیرہ سننا، لغو و فضول بہبودہ گوئی وغیرہ۔

شیخ صالح ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ اس سلسلے میں فرماتے ہیں: ”میں نوجوانوں کو ملاقات کرتے رہنے کی ترغیب دیتا ہوں تاکہ آپس میں الفت و محبت بڑھے، اور دلوں سے دل جڑ جائیں، انہیں اپنے اور امت اسلامیہ کے حالات پر بھی بحث و مباحثہ کرتے

رہنا چاہیے، تاکہ یک دل و یک جان ہو جائیں۔ یہ ملاقاتیں اگر دور و نزدیک جگہوں پر سیر و تفریح کے پروگرام کے ساتھ ہو تو بڑے ہی شمر آور ہوں گی۔ ہاں مربی حضرات و اساتذہ کرام اور ایسے تفریح کا اہتمام کرنے والوں کے لیے بہت بڑا حصہ اور بہت زیادہ اثر انگیز کردار ہونا چاہیے۔

### پانچواں:۔ ورزش اور جسم کو مضبوط کرنا

مضبوط اور طاقت ور مؤمن کمزور مؤمن سے اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا: ”اپنے بچوں کو تیراکی، تیراندازی اور گھڑ سواری سکھاؤ، نوجوانوں کے لیے ضروری ہے کہ ایسے ورزش کرتے وقت جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کی خالص نیت کریں اور دین اسلام، اپنی جان، اپنی عزت، اپنی زمین اور مال و جائیداد کی دفاع کا جذبہ بھی موجزن رکھیں۔“

### فراغت چھوڑیے اور عمل شروع کیجیے!

پیارے جوان! اب تک ہم نے باتیں لمبی کر دیں۔ کیوں نہ اب ہم عمل شروع کریں؟! میں اعتراف کرتا ہوں کہ شروع میں کچھ مشکلات ہوں گی۔ لیکن ”مشقت برداشت کرنے میں راحت کی امید ہوتی ہے۔“

میں آپ کو رسول اکرم ﷺ کا فرمان یاد دلاتا ہوں: (نعمتان مغبون فیہما کثیر من الناس الصحۃ و الفراع) (البخاری) ”دو نعمتوں سے متعلق اکثر لوگ نقصان میں ہیں: صحت اور فراغت۔“

اے جوان! گویا کہ یہ حدیث آپ ہی سے مخاطب ہے، صحت اور قوت جوانی کے وقت زیادہ ہوتی ہے۔ آپ کے پاس وقت بھی زیادہ ہوتا ہے، جبکہ آپ کے بہت سے ہم عمر لوگ اپنی گزر بسر اور زندگی کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، آپ اپنے اوقات رب کریم کی قربت حاصل کرنے کے لیے مصروف کیجیے اور ذخیرہ آخرت بننے والے اعمال میں مشغول ہو جائیے۔

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: (انسی لأبغض الرجل أراه فارغاً لافی أمر دنیاہ و لافی أمر آخرتہ) ”میں فارغ بیٹھے شخص کو دیکھ کر ناراض ہو جاتا ہوں، چونکہ دنیاوی معاملات میں مصروف ہوتا ہے اور نہ اپنی آخرت کے کام میں لگ جاتا ہے۔ ابو العباس دینوری رحمہ اللہ نے فرمایا: دنیا میں وقت اور دل سے زیادہ عزیز اور لطیف چیز کوئی نہیں، لیکن تو ان دونوں کو ضائع کر رہا ہے!!

یحییٰ بن معاذ رازی رحمہ اللہ نے فرمایا: دھوکہ اور ناسمجھی میں وہ شخص مبتلا ہے جو اپنے دن کو بیکار بیٹھ کر ضائع کر دیتا ہے، اور اپنے اعضاء کو ہلاکت خیز چیزوں پر مسلط کرتا ہے، اور گناہوں سے باز آنے سے پہلے مر جاتا ہے۔

دن اور رات تجھے فنا کرنے میں لگی ہوئی ہیں، تو بھی ان دونوں میں آخرت حاصل کرنے میں لگ جاؤ۔



حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے فرمایا: یہ رات اور دن دو الماریاں ہیں، دیکھ لیں کہ آپ ان دونوں میں کیا چیز رکھ رہے ہیں، اور آپ فرمایا کرتے تھے رات میں وہی کام کیا کرو جس کے لیے اسے اللہ نے پیدا کیا ہے، اور دن میں وہی عمل کرو جس کے لیے اسے بنایا گیا ہے۔

ابویزید رحمہ اللہ نے فرمایا: رات اور دن مومن کی اصل دولت ہے، اس کا فائدہ جنت ہے اور نقصان جہنم

انما الدنيا الى الجنة والنار طريق

والليالى متجر الانسان والايام سوق

’دنیا جنت اور جہنم کی طرف راستہ ہے، رات انسان کی تجارت گاہ اور دن بازار ہے‘

ابراہیم بن شیبان رحمہ اللہ نے فرمایا: جو شخص اپنے اوپر اوقات کی حفاظت کرنے کو لازم کر دے اور اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے علاوہ کسی اور چیز میں ضائع نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے دین و دنیا کی حفاظت کرتا ہے۔

عمر بن ذر رحمہ اللہ نے فرمایا: اگر عافیت اور صحت مند لوگ یہ جان لیں کہ قبروں میں کتنے سڑے گلے جسم مدفون ہیں تو اپنی خالی اور فراغت والے دنوں میں خوفِ آخرت سے جس میں انسان کے دل اور آنکھیں تھل تھل پھل ہوں گی، نیک اعمال بجالانے میں بہت زیادہ کوشش کر لیں۔

فعسى أن يكون موتك بغتة

اغتنم في الفراغ فضل ركوع

ذهبت نفسه الصحيحة فلتة

كم صحيح رأيت من غير سقم

’فراغت کے اوقات میں کثرت سے رکوع کیا کرو، اس لیے کہ ممکن ہے تیری موت بھی اچانک آجائے، کتنے ہی تندرست آدمیوں کو میں نے بغیر بیماری کے اچانک روح پرواز کرتے دیکھا ہے!!‘

امام ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا: مومن پر نیک اعمال کی بجا آوری میں جلدی کرنا واجب ہے، قبل اس کے کہ اس پر ایسا وقت آجائے جس میں کچھ کرنے کی طاقت نہ رکھے، یا کوئی ایسی مشغولیت آجائے جو نیک عمل کرنے میں حائل ہو جائے، بیماری یا موت یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی نشانی واقع ہو جس کے بعد کوئی عمل قابل قبول ہی نہ ہو۔

امام ابن الجوزی رحمہ اللہ نے فرمایا: ہر کسی کو جان لینا چاہیے کہ زمانہ ایسا اشرف ترین ہے کہ اس میں سے ایک لحظہ بھی ضائع نہیں کرنا چاہیے، جیسا کہ صحیح روایت کے مطابق اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: (من قال سبحان الله العظيم وبحمده غرست له بها نخلة في الجنة) (الترمذی وصححه الألبانی) ’جو شخص (سبحان الله العظيم وبحمده) کہے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ جنت میں ایک کھجور کا درخت لگا دیتا ہے‘ انسان اپنے کتنے اوقات ضائع کرتا ہے جس سے بہت سے اجر و ثواب سے محروم

ہونا پڑتا ہے۔ یہ ایام ایک کھتی کی طرح ہیں گویا کہ انسان کے لیے کہا جاتا ہے جب بھی ایک دانہ بولیں تو اس کے بدلے میں ایک ہزار ”کر“ نکال دیتا ہے۔ (”کر“ ایک ماپ ہے جس میں چالیس ”اروب“ آتا ہے۔ ایک اردب چالیس صاع کا ہوتا ہے) کیا کسی تھلند کے لیے جائز ہے کہ آخرت کے لیے بیج بونے میں سستی اور دیرری کرے؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿وَانبِئُوا آلِي رِبْكَمْ وَأَسْلَمُوا لَهُ مِنْ قَبْلِ أَنْ يَأْتِيَكُمْ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا تُنصِرُونَ﴾ واتبعوا أحسن ما أنزل إليكم من ربكم من قبل أن يأتيكم العذاب بغتة وأنتم لا تشعرون ﴿ان تقول نفس يا حسرتي على ما فرطت في جنب الله وان كنت لمن السخريين ﴿أو تقول لو ان الله هداني لكنت من المتقين ﴿أو تقول حين ترى العذاب لو ان لي كسرة فاكون من المحسنين ﴿(الزمر: ٥٤-٥٨) ”اور تم (سب) اپنے پروردگار کی طرف جھک پڑو اور اس کی حکم برداری کیے جاؤ اس سے قبل کہ تمہارے پاس عذاب آجائے اور پھر تمہاری مدد نہ کی جائے۔ اور پیروی کرو اس بہترین چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے پروردگار کی جانب سے نازل کی گئی ہے، اس سے پہلے کہ تم پر اچانک عذاب آجائے اور تمہیں اطلاع بھی نہ ہو۔ ایسا نہ ہو کہ کہنے لگے، ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو بالکل مذاق اڑانے والوں میں سے تھا۔ یا کہے کہ اگر اللہ مجھے ہدایت کرتا تو میں بھی پارسا لوگوں میں ہوتا۔ یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہوتا تو میں بھی نیو کاروں میں ہو جاتا!“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ﴿حتى اذا جاء احدهم الموت قال رب ارجعون ﴿لعلي اعمل صالحا فيما تركت كلا انها كلمة هو قائلها ومن ورائهم برزخ الی يوم يعثون ﴿(المؤمنون: ٩٩-١٠٠) ”یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کو موت آنے لگتی ہے تو کہتا ہے، اے میرے پروردگار! مجھے واپس لوٹا دے۔ کہ اپنی چھوڑی ہوئی دنیا میں جا کر نیک اعمال کر لوں، ہرگز ایسا نہیں ہوگا، یہ تو صرف ایک قول ہے جس کا یہ قائل ہے، ان کے پس پشت تو ایک حجاب ہے ان کے دوبارہ جی اٹھنے کے دن تک۔“

آخر میں پیارے نوجوان!

- ۱- یہ جان لیں کہ آپ کی عمر آپ کا اصل مال ہے اسے بے فائدہ چیزوں میں ضائع نہ کیجیے۔
- ۲- اچھے دوستوں کا انتخاب کیجیے، شر پسندوں کے ساتھ صحبت اور اٹھنے بیٹھنے سے اجتناب کیجیے۔
- ۳- نمازوں کی حفاظت کیجیے، اس لئے کہ یہ نجات کا راستہ ہے، خاص طور پر صبح کی نماز سے سوئے نہ رہیے۔
- ۴- ناپسند حالات میں بھی وضو کو مکمل کیجیے، مساجد کی طرف کثرت سے چلا کیجیے، ایک نماز کے بعد دوسرے نماز کا انتظار کیجیے۔ یہ دفاعی چوکی پر مستعد مجاہد کی طرح فضیلت رکھتا ہے۔ (متفق علیہ)



- ۵۔ اذان سنتے ہی مسجد کی طرف جلدی جائیے اس لیے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے بڑا ہے۔
- ۶۔ زیادہ سے زیادہ نقلی روزے رکھا کیجیے، اس میں نوجوانوں کی اکثر بیماریوں کا علاج ہے۔
- ۷۔ اپنے نفس کو صدقہ کرنے، خرچ کرنے کا عادی بنائیے اس لئے کہ یہ بہت سی بلاؤں کے خاتمے کا ذریعہ ہے۔
- ۸۔ فریضہ حج کی ادائیگی میں جلدی کیجیے، لیٹ نہ کیجیے۔ اور عمرہ کرنا اگلے عمرہ کرنے تک کے لئے کفارہ ہے۔
- ۹۔ قرآن کریم میں سے کچھ حصہ روزانہ پڑھنے کو اپنے اوپر لازم کیجیے اور اس پر ہیشگی کیجیے، اس لئے کہ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن مجید سیکھتا اور سکھاتا ہے۔ (متفق علیہ)
- ۱۰۔ رات دن ذکر الہی اور دعا کثرت سے کیجیے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ذکر کرنے والوں سے محبت کرتا ہے اور دعا کرنے والوں کی دعا قبول فرمالتا ہے۔
- ۱۱۔ سیرت رسول ﷺ اور سیرت صحابہ کا مطالعہ کیجیے۔ شاید کہ ان کے بعض صفات آپ بھی حاصل کر سکیں۔
- ۱۲۔ ہمیشہ علمی مجالس میں شرکت کیجیے، اس لئے کہ طلب علم ہر مسلمان پر فرض ہے۔
- ۱۳۔ تواضع و انکساری کو اپنائیے اور تکبر سے اجتناب کیجیے، اس لئے کہ جنت میں متکبر داخل نہیں ہوتا۔
- ۱۴۔ حسد سے اجتناب کیجیے اس لئے کہ یہ ابلیس کا وہی گناہ ہے جس کی وجہ سے اسے جنت سے دھتکارا گیا تھا۔
- ۱۵۔ اپنے پیارے والدین کی فرمانبرداری کیجیے، ان دنوں کو ناراض نہ کیجیے۔ اس لئے کہ عاق شدہ اولاد جنت میں داخل نہیں ہوتی۔
- ۱۶۔ مریض کی عیادت کرنا، جنازوں کے ساتھ جانا، قبروں کی زیارت کرنا ایمان میں ترقی اور آخرت کو یاد کرنے کا ذریعہ ہے، اس سے غافل نہ رہیے۔
- ۱۷۔ اپنے بھائی کے سامنے مسکرانا صدقہ ہے، لہذا بھائیوں سے اچھی طرح ملیے۔
- ۱۸۔ گانا وغیرہ سننے سے اجتناب کیجیے۔ اس لئے کہ ایک بندے کے دل میں گانے کی محبت اور قرآن کی محبت اکٹھے نہیں ہوتے۔ دیکھیے آپ کونسا اختیار کرتے ہیں۔
- ۱۹۔ ہمیشہ نظریں نیچے رکھیے۔ نظروں کا نیچے رکھنا متقین کی عبادت ہے۔
- ۲۰۔ اپنے بھائیوں کی ضروریات پوری کرتے رہیے، جو اپنے بھائی کی حاجت پوری کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجتیں پوری فرمالتا ہے۔